اختیاراتِ مصطفٰی

05 ربیع الاول 1446ھ

05 ربیع الاول 1446 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَامِنۡ عَبۡدَیۡنِ مُتَحَابَّیۡنِ فِی اللّٰہِ یَسۡتَقۡبِلُ اَحَدُ ھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمۡ یَفۡتَرِقَا حَتّٰی تُغۡفَرَ ذُنُوۡبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنۡھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باَدَب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارا مہینا!

پیارے اسلامی بھائیو! بارھویں کا پیارا پیارا مہینا جاری و ساری ہے یہ وہ عظیم مہینا ہے کہ جس میں رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ اللہ پاک ہمیں ولادتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

جب کائنات میں کُفر و شرک اور وحشت و بربریّت (ظلم) کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ 12 ربیعُ الاوّل کو مکّہ مکرّمہ میں حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مکانِ رحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا کہ جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، محسنِ انسانیّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عالمین کیلئے رحمت بن کر اِس دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو نورِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر و ظُلمت کے بادل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ کُنگرے گر گئے۔ اِیران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے جل رہا تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آ گیا۔

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا مبارک ذِکر کرکے اپنے دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھرنے کی کوشش کریں گے۔ آج کے بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے، ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا کیا اِختیارات عطا فرمائے، حکومتِ مصطفٰی کیسی شان والی ہے، توجہ کے ساتھ سُنیں گے، سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ خوب خوب برکتیں ورحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد وعاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے سرکار کی ولادت کی دھوم مچاتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت وعقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفٰی کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا! سردار کی آمد... مرحبا! پیارے کی آمد... مرحبا! اچھے کی آمد ... مرحبا! سچے کی آمد... مرحبا! سوہنے کی آمد... مرحبا! موہنے کی آمد... مرحبا! حضور کی آمد... مرحبا! پُرنور کی آمد... مرحبا! مختار کی آمد... مرحبا! آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا! رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا! آقائے عطار کی آمد... مرحبا!

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِخْتِیاراتِ مُصْطَفٰے

دوعالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اِکھٹے ہوکر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ پاک کے خلیل ہیں تو وہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس

جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ پاک کے کَلِیم ہیں تو وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ۔ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ پاک میرے قلب میں ایسی حَمْدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حَمْدوں سے حَمْد کروں گا اور رَبّ تعالٰی کے حُضُور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمّت، میری اُمَّت۔ تو فرمایا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمَّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمْدوں سے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ تعالٰی کے حضور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ کہا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمَّت کے ہر اُس شخص کو نکال لایئے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ تعالٰی کی اُنہی حَمْدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کے حضور سجدے میں گِر جاؤں گا۔

کہا جائے گا: یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یَارَبّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایساہی کروں گا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود ربّ تعالٰی کی حَمد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور نہ سکھائیں، ہماری حَمد حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور کی حَمد ربّ تعالٰی کے سکھانے سے اور ربّ کی جیسی حَمد، حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام اَحمد ہے (یعنی بہت زیادہ حَمد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ربّ (تعالیٰ) کی بے مثال حَمد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ تعالٰی، حضورِ اَنْور کی ایسی حَمد کرے گا جو کوئی نہ کرسکا ہو گا، اِس لئے حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور ہم گنہگاروں کی خاطر اَدنٰی (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مَجلسِ ذِکر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔ (2)

1...بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمۃ... الخ، ۴/۵۷۷، حدیث: ۷۵۱۰

2...مرآۃ المناجیح، ۷/۴۱۷تا ۴۱۹ ملتقطاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ ! آپ نے سنا کہ اللہ رَبُّ الْعزت نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر اِختیارات سے نوازا ہے کہ مَحْشَر کے دن جب کہ سُورج سوا مِیْل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ پاک اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِخْتیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کرکے اُنہیں جہنّم سے چھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

سرکار کی آمد ... مرحبا دِلدار کی آمد ... مرحبا اَوْلیٰ کی آمد ... مرحبا اعلیٰ کی آمد ... مرحبا والا کی آمد ... مرحبا بالا کی آمد ... مرحبا، یٰسین کی آمد ... مرحبا، طٰہٰ کی آمد ... مرحبا مُزَّمِّل کی آمد ... مرحبا مُدَّثِّر کی آمد ... مرحبا مُختار کی آمد ... مرحبا مختار کی آمد ... مرحبا مُختار کی آمد ... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ پاک ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ و اِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اَولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک

تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ بلا شُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے، وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اِختیارات سے زائد و نُمایاں ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِختیاراتِ مُصطفٰی پر مشتمل چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۶۵) (پ ۵، النسآء: ۶۵)	ترجَمۂ کنز العرفان: تو اے حبیب! تمہارے رَبّ کی قسم، یہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (پ ۱۰، التوبۃ: ۲۹)	ترجَمۂ کنز الایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں

فَانْتَهُوْا ۚ (پ ۲۸، الحشر: ۷) | وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملے کا کچھ اِختیار باقی رہے۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خالقِ کائنات نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کو لازِم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس بات کا بھی اِختیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں چُنانچہ

صَدرُ الشَّریعہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ کے نائبِ مُطْلَق ہیں، تمام جہان، حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے تحتِ تَصرُّف (یعنی اختیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحْکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ کے سِوا کسی کے مَحْکُوم

1 ... خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۶ بتغیر

نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان وزمین کی سَلْطَنَتیں) حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زیرِ فرمان، جنّت و نار کی کُنْجیاں دستِ اَقْدس میں دے دی گئیں، رِزْق و خیر اور ہر قِسم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تَقْسِیم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عطا کا ایک حِصَّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اِس ضمن میں اِخْتیاراتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند واقعات سُنتے ہیں:

فرضیّتِ حج میں اِخْتیارِ مُصْطَفٰے

جب اللہ پاک نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ میں حج کی فَرضِیَّت کا اِعلان کرتے ہوئے فرمایا: اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا یعنی اے لوگو! اللہ پاک نے تم پر حج کو فرض فرمادِیا ہے، لہٰذا حج کِیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ 3 مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کِیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُخْتار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاموشی ہی اِخْتیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا: لَوْقُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔[2]

1… بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵ بتغیر

2… مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص ۲۹۸، حدیث: ۱۳۳۷

یاد رہے کہ! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کِیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہو گا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت، اِخْتِیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِخْتِیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِخْتِیار کا واضح طور پر اِظہار فرما دِیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے کہ یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آیئے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُود مُختاری اور اُمَّت کے حق میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور جُھومئے:

1. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاكَ کَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کِیا ہے۔ (2)
2. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔ (3)

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیۃ الحج فی العمر مرۃ واحدۃ، ۲/ ۱۱۱، حدیث: ۳۲۱۰

2 ... مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۱/ ۴۵۹، حدیث: ۱۸۳۵

3 ... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۶۷

3. وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیفِ وَسُقْمُ السَّقِیمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر کر دیتا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرمادیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرمادیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[2] مگر اُمَّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

یاد رہے کہ! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مَروِی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ یعنی نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کیا کرتے تھے۔[3] اور رات یا دن میں جب بھی آرام فرماتے تو جاگ کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کیا کرتے تھے۔[4] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کیا کریں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ پاک کی رِضا بھی حاصل ہو گی جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی

1…ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۱/۱۸۵، حدیث: ۴۲۲

2…مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۰ ماخوذا

3…مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

4…ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/۵۴، حدیث: ۵۷

پاکیزگی اوراللہ پاک کی رِضا کا ذریعہ ہے۔[1]

آقا کی آمد... مرحبا سَیِّد کی آمد... مرحبا جَیِّد کی آمد... مرحبا طاہِر کی آمد... مرحبا حاضِر کی آمد... مرحبا ناظِر کی آمد... مرحبا ناصِر کی آمد... مرحبا ظاہِر کی آمد... مرحبا باطِن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمَت بیان کرنے کے بعد حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذْخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز قرار دِیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ پاک نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ عباس بن عبدُ المُطّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذْخِر گھاس کو جائز فرما دیجئے! (یہ ہمارے بہت کام آتی ہے) چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِلَّا

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/ ۶۳۷، حدیث: تحت الباب

اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذخِر گھاس کی تمھیں اِجازت ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِذخِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک نے حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دِیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذخِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگا دی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطَفٰے کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات سے بلاِامتیاز اپنی اُمَّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض و واجب ہو کہ اگر کوئی ترک کر دے تو گُناہ گار ہوگا، مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خصوصی اِختیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض و واجب کے ترک کرنے کی اِجازت عطا فرما دی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام و ناجائز چیز کو حلال و جائز فرما دِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِختیاراتِ مُصطَفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

---

1 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ . . . الخ، /، حدیث:

نمازوں کی مُعافی میں اِختیارِ نبوی

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ (5) نمازیں پڑھنا فرض ہے،اس کی فرضِیَّت کااِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حقدار ہے، جیسا کہ نبیِ کریم،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ یعنی دن رات میں پانچ(5) نمازیں(فرض)ہیں۔[1] مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نبیِ مُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات پر کہ ساری اُمَّت پر پانچ (5) نمازیں فرض ہونے کے باوجود ایک صاحب کی گُزارش قبول کرتے ہوئے اُنہیں تین(3) فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطافرمادی جیساکہ

مروِی ہے کہ ایک صاحب نبیِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِس شرط پر اسلام قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے کہ میں دوہی نمازیں پڑھا کروں گا،آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبول فرمالیا۔[2] یادرہے کہ نماز چھوڑنے کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کیلئے خاص تھی کسی اَور کیلئے ایک نماز بھی بلاعُذرِ شرعی چھوڑنا جائز نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سارے مسلمانوں پر 5 نمازیں فرض ہیں، مگر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن صاحب کو اپنے اِختیار سے 3 نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطافرمادی۔ یونہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے ،وہ بھی سماعت فرمایئے، مگر اُس سے پہلے یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ روزہ توڑنے کے بارے میں عام حکم یہ ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم(یعنی غیرِ مُسافِر)نے اَدائے روزۂ رَمضان کی نِیَّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کِیایا کوئی بھی چیز لَذَّت کیلئے کھائی یاپی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء اور کَفّارہ دونوں

---

1 ۔۔۔مسلم،کتاب الایمان،باب بیان الصلوات الخ،ص ۲۴،حدیث:۱۱

2 ۔۔۔مسند احمد،مسند البصریین،۷/ ۲۸۳،حدیث:۲۰۳۰۹

لازِم ہیں۔[1] (قضا تو یہ ہے کہ وہ روزہ علاوہ رمضان کسی اَور دن دوبارہ رکھے اور) کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے تو پے در پے (یعنی مسلسل) ساٹھ (60) روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ (60) مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔[2] روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کیلئے یہی حکم شَرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان اِختیارات سے اپنے ایک صحابی کے لئے انتہائی خوبصورت انداز میں یہ کَفّارہ معاف فرما دِیا چُنانچہ،

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقْدَس میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: میں رَمضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو (2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقْدَس میں کھجور لائے گئے، حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیرات کر دو۔ عَرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیرات کروں؟ حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ وَقَالَ اِذْھَبْ فَاَطْعِمْہُ اَھْلَكَ یعنی رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ بات سُن کر مسکرائے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دو (سمجھو کہ تمہارا کَفّارہ ادا ہو گیا)۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فیضانِ سنت بحوالہ رَدُّالْمُحتار، ج۳ص۳۸۸

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۴ ملتقطاً

3 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع . . . الخ، ص۵٦٠، حدیث: ۱۱۱۱

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہوگا (کہ روزہ توڑنے پر) سَوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء:۶۴) گُناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

آقا کی آمد... مرحبا! مُصطفٰی کی آمد... مرحبا! مُجتبیٰ کی آمد... مرحبا طٰہٰ کی آمد... مرحبا! اعلیٰ کی آمد... مرحبا! بالا کی آمد... مرحبا! مختار کی آمد مرحبا! مختار کی آمد مرحبا! مختار کی آمد مرحبا!

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصْطَفٰی

اللہ پاک نے باہمی لَین دَین کے مُعاملات میں دو (2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ بنالو۔

1... فتاویٰ رضویہ، ۵۳۱/۳۰ ملخصاً وملتقطاً

معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شرعاً قبول نہیں، یہی اللہ پاک کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دومَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَھِدَ لَہٗ خُزَیْمَۃُ اَوْ شَھِدَ عَلَیْہِ فَھُوَحَسْبُہٗ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی تنِ تنہا گواہی کافی ہے۔ [1] (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا نِصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں چار (4) ماہ دس (10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۴)	تَرجَمۂ کنز العرفان: اور تم میں سے جو مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدّت ختم ہوجائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسْکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ

---

1 . . . سنن الکبری، کتاب الشھادات، باب الاسر بالاشھاد، ۱۰/ ۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶

مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اوراُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4)ماہ دس(10) دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے کہ

حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے حق میں چار(4)ماہ دس(10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین(3) دن تک سوگ مَنانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت جَعفر طَیّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اِصْنَعِیْ مَاشِئْتِ یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ (1)

اعلٰی حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبیِ کریم روفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کے ضِمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِسْتِثْنا (یعنی آزاد) فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار (4) مہینے دس(10) دن سوگ واجب ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناقابلِ قُربانی جانور کے بارے میں اِختیارِ مُصْطَفٰی

حضرت بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ حضرت اَبُو بُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو نبیِ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اِس کے بدلے دوسری قُربانی

---

1 ۔۔۔ سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2 ۔۔۔ فتاوٰی رضویہ، ۳۰/۵۲۹

کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اب تو میرے پاس چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کر دو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہوسکتی۔[2] مگر چونکہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تھی، اسی لئے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اُن کے پاس چونکہ اب صرف چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا، حالانکہ قُربانی کے لئے بکرے، بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قُربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے، اُونٹ پانچ (5) سال کا، بکری ایک سال کی، اِس سے عُمر کم ہو تو قُربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ (6) ماہ کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔[3] چونکہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس صرف بکری کا چھ (6) ماہ کا بچہ ہی تھا، جس کی قُربانی نہیں ہوسکتی تھی، مگر جب انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا تذکرہ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کِیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اُنہی کو چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنا کافی نہ ہوگا۔

---

1 . . . مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۱۹۶۱

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۳۷

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰ ملتقطاً

دوجہاں کے تاجدار، اَھلاًوّسَھلاً مرحبا
سرورِ با اِختیار اَھلاًوّسَھلاً مرحبا
مالک و مُختارِ ما اَھلاًوّسَھلاً مرحبا
حامیِ ہر بے نوا اَھلاًوّسَھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کی: میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانا چاہتا ہوں، مگر میں شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ کا عادی ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِن چیزوں کو حرام کہتے ہیں، میں (ایک دَم ہی) اِن تمام گناہوں کو تو نہیں چھوڑ سکتا، البتّہ اگر آپ اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے صرف کسی ایک بُرائی کو تَرْک کر دوں، تو میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اُس نے اِس بات کو قبول کرلیا اور مُسلمان ہوگیا، جب وہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے چلا گیا تو اُس کو شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا کہ اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعلِّق پوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دِیا تو عہد شِکنی ہوگی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھ پر حد (یعنی شرعی سزا) قائم کردیں گے، لہٰذا اُس نے شراب کو تَرک کردِیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرْک کردِیا اِسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے روک دِیا اور اِس نے مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد

وہ شخص تمام گناہوں سے تائب ہو گیا۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِختیارات، نبیوں کے تاجُور، اَفضَلُ البَشَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سونپ دیئے جیسا کہ مُحقّق عَلَی الاِطلاق حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز۔مزید فرماتے ہیں کہ) حق تعالیٰ نے شریعت مُقرّر کرکے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی و اضافہ فرمائیں) [2] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات پر بھی ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہرگز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات پر اعتراضات کرنے والے بدنصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ پاک کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو

1...تفسیر کبیر، پ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ:۶، ۱۱۹/۱۶۷-۱۶۸

2...مدارج النبوۃ، ۲/۱۸۳

چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اوراس میں جو چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر فرمایا) اَلَا وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ خبردار! جس چیز کو اللہ پاک کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ پاک کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے دُنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مِثال اِختیارات سے مُشَرَّف فرمایا مثلاً حضرت عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ اور بَرَص کی بیماری دُور کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جنّوں اور ہواؤں پر حکومت کرنے اور تین (3) مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے اور جب اللہ پاک نے شاہِ بنی آدم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں، لہٰذا اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات و اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاند سورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ،

نُور کا کِھلونا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "نُور کا کِھلونا" کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں کہ

حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ کی نُبوّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (بچپن میں)

---

1 ۔۔۔ ابنِ ماجہ، کتاب السنۃ، باب تعظیم حدیث رسول اللہ ۔۔۔ الخ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۲

گہوارے (یعنی جھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضُور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسْبِیۡح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔

(الخصائص الکبریٰ ج 1،ص ۹۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈُوبا سورج پلٹ آیا

خیبر کے قریب مقامِ صہبا میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عصر پڑھ کر حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی گود میں اپنا سرِ اَقْدَس رکھ کر سو گئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سرِ اَقْدَس کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دُعا فرمائی کہ یااللہ پاک! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے، لہٰذا تُو سُورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نمازِ عصر اَدا کرلیں۔ حضرت اَسماء بنتِ عُمَیۡس رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِن مبارک ساعتوں میں، ربیع الاول کے بابرکت مہینے کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے

1…سیرتِ مصطفٰی، ص ۲۲۷ ملخصاً

تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد